سوال

چہرے کے بھنوؤں کے علاوہ بال اکھاڑنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عورتوں کے بھنوؤں کے علاوہ چہرے کے بالوں کی صفائی کا کیا حکم ہے ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت میں تخلیق کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (التین : 4) ''تحقیق ہم نے انسان کو احسن انداز میں پیدا فرمایا۔'' مرد و عورت کو شریعت نے جہاں زندگی کے دوسرے معاملات میں اوامر و نواہی کا خیال رکھنے کا کہا ہے وہاں ان کو اپنے وجود میں تصرف کی حدود کا تعین بھی کر دیا ہے۔ مرد اور عورت چونکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ الگ الگ صنف ہیں اور ہر ایک مخصوص ساخت رکھتا ہے۔ خالق کی مرضی یہی ہے کہ جس طرح اس نے ان دونوں کو ان کی شکل پر پیدا کیا ہے۔ اس میں تبدیلی نہ لائی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ''لیس منا من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال '' (صحیح الجامع الصغیر 5434) جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں وہ ہم میں سے نہیں۔ اللہ نے مردوں کے چہرے پر داڑھی کو سجایا ہے اور یہ مرد کی ہیئت میں ایک علامت ہے اور یہی وجہ ہے کہ مرد کی ساخت میں چہرے کے بال یعنی داڑھی اصل ساخت کی نشانی ہے ہاں اگر کسی کے داڑھی آئی ہی نہیں تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طے کی ہوئی ساخت کے مطابق اسے بنانے کی کوشش کی جائے تو یہ عمل جائز ہوگا۔ جیسے اگر کسی کی داڑھی نہ ہو تو وہ ایسی میڈیسن استعمال کرے کہ اس کی داڑھی آ جائے تو یہ جائز ہوگا۔ اسی طرح عورت کے چہرے کو اللہ نے داڑھی سے صاف رکھا ہے اور اس کی اصل ساخت یہی ہے یہاں اس کی ابرو کے بال اصل ساخت کے ہیں۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے نوچنے سے منع فرما دیا بلکہ یہ عمل کرنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ فرمایا : ''یلعن المتنمصات والمتفلجات والموتشمات اللاتی یغیرن خلق اللہ عزوجل.'' (سنن نسائی 5108) لعنت کی گئی ہے چہرے کے بالوں کو اکھاڑنے والیوں پر، دانتوں کو رگڑنے والیوں پر اور گوندنے والیوں پر جو اللہ کی خلق کو بدل دیتی ہیں۔ چونکہ یہ کام تغییر لخلق اللہ ہے۔ اس لیے اس کی ممانعت ہے۔ لیکن اوپر ذکر کردہ ساخت والے اصول کے مطابق اگر کوئی عورت کہ جس کے چہرے پر داڑھی یا مونچھیں اگ آئی ہوں وہ اسے صاف کرے یا کسی میڈیسن کے استعمال سے ختم کر سکتی ہے تاکہ وہ اپنی اصلی ساخت کی طرف ہو جائے اور اس کا یہ عمل تغیر لخلق اللہ میں شمار نہیں ہوگا۔

وباللہ التوفیق

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث